# نظم- ورنہ ہر سولہ دسمبر***

خوف رہتا تھا کہ چھوٹا سا ہے گاؤں میرا
اور پھر سرحدِ بھارت سے بھی نزدیک سا ہے
جانے کب جنگ چھڑے اور کھدیڑے جائیں
یہ جو بندھن ہیں زمیں سے یہ اُدھیڑے جائیں
اب اُسی گاؤں میں رہتا ہُوں مگر خوف نہیں
میرے دشمن نے تو خود اپنی اماں کی خاطر
وہ جو سرحد ہے وہاں باڑ لگا رکھی ہے
اُس میں بجلی کی بھی اِک تار لگا رکھی ہے
گویا مَیں اپنے تئیں گوشۂ محفوظ میں ہُوں
اب جو خطرہ ہے مجھے سرحدِ افغان سے ہے
عدمِ ایماں سے نہیں کثرتِ ایمان سے ہے
جس طرح بھی ہو مگر جان چھڑانی ہوگی
اپنے مغرب میں ہمیں باڑ لگانی ہوگی
ورنہ ہر سولہ دسمبر یہ کہانی ہوگی

-------



Faqeer Sein